© rasailojaraid.com

فہرست مقالات تخصص فی علوم الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

علی احمد۔صہیب ضیاء

تعارف وخدمات

برصغیر پاک وہند میں یوں تو فن حدیث میں نام پیدا کرنے والی شخصیات وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی رہی ہیں، علمی دنیا آج بھی ان کے زیر بار احسان ہے، رضی الدین صنعانی لاہوری (۵۷۷ھ۔ ۶۵۰ھ) شیخ علی متقی ہندیؒ (۸۸۸ھ۔۹۷۵ھ) اور علامہ محمد طاہر پٹنی (۹۱۰ھ۔۹۸۶ھ) وغیرہ محدثین کے نام سے شاید ہی کوئی علم سے ادنیٰ مناسبت رکھنے والا بھی نا آشنا ہو۔

لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۹۵۹ھ۔۱۰۵۲ھ) کی علمی کاوشوں سے یہاں حدیث، علم حدیث کی نشرواشاعت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ بلاشبہ بعد ازاں برصغیر میں ایسی متعدد شخصیات پیدا ہوتی رہیں، علم حدیث میں جن کی برتری کا اعتراف پورے عالم اسلام نے کھلے لفظوں کیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۱۰ھ۔۱۱۷۶ھ)

علامہ محمد مرتضیٰ زبیدیؒ (۱۱۴۵ھ۔۱۲۰۵ھ)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۱۱۵۹ھ۔۱۲۳۹ھ)

ملا عابد سندیؒ (۱۱۹۰ھ۔۱۲۵۷ھ)

شاہ عبدالغنی مجددیؒ (۱۲۳۵ھ۔۱۲۹۶ھ)

مولانا احمد علی (سہارنپوریؒ ۱۲۲۵ھ۔۱۲۹۷ھ)

مولانا عبدالحی لکھنویؒ (۱۲۶۴ھ۔۱۳۰۴ھ)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۱۲۴۴ھ۔۱۳۲۳ھ) اور الامام انور شاہ کشمیریؒ (۱۲۹۲ھ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳۵۲ھ) جیسے بیسیوں محدثین کے دم قدم سے نہ صرف برصغیر پاک وہند کا وقار اسلامی دنیا میں بلند ہوا بل کہ مشہور محقق اور وسعتِ نظر میں اپنی نظیر آپ علامہ زاہد الکوثریؒ ترکی (۱۲۹۶ھ۔ ۱۳۷۱ھ) کے بہ قول دسویں صدی ہجری کے نصفِ آخر کے بعد جب کہ سارے عالمِ اسلام میں علم حدیث کی سرگرمیاں ماند پڑگئیں تھیں برصغیر میں یہ سرگرمیاں عروج پر تھیں (۱) گویا یوں کہنا چاہیے کہ اس وقت عالمِ اسلام کی علمی سربراہی کی سعادت برصغیر کو حاصل رہی۔ لیکن یہ علمی بیداری چند صدیوں کے بعد رو بہ زوال ہونے لگی تو اپنے دور کے نامور محدث حضرت سید یوسف بنوریؒ (۱۳۲۶ھ۔ ۱۳۹۸ھ) نے وقت کی نزاکت وضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے زیر اہتمام جامعہ میں ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ء کو شعبہ تخصص فی علوم الحدیث کا اجرا کیا، اور یوں برصغیر میں اس اہم اقدام میں اولیت کا شرف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے حصے میں آیا۔ تخصصات کے اس دور میں جب کہ ایک ایک علم مجموعۂ علوم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، اور محنت، جفاکشی وجان فشانی جیسی بلند صفات مسلسل پستی و زوال کا شکار ہیں تخصص فی علوم الحدیث کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

تخصص فی علوم الحدیث کا مختصر تعارف

تخصص فی علوم الحدیث کا دورانیہ دو سال ہے، پہلے سال طلبہ کو اہل نظر ومحدثین کے اصولِ حدیث اور فنِ جرح وتعدیل کی چند اہم کتب درساً پڑھائی جاتی ہیں، جب کہ فن رجال، مشکلاتِ حدیث اور شروحِ حدیث وغیرہ کی اعلیٰ کتب کا مطالعہ اور ان سے متعلقہ حسبِ ضرورت ومناسبت تحقیقی کام کروایا جاتا ہے، اور دوسرے سال علمِ حدیث سے متعلقہ کسی اہم موضوع پر مقالہ تحریر کروایا جاتا ہے، یوں طلبہ کے اندر علمِ حدیث سے مناسبت، تحقیقی ذوق اور تصنیف کا سلیقہ اجاگر کیا جاتا ہے تاکہ امتِ مسلمہ کی علمی تحقیقی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رجالِ کار مہیا ہو سکیں۔

چناں چہ اس وقت بھی اس شعبے سے فاضل شدہ متعدد شخصیات جو علمی، تصنیفی تدریسی اور تحقیقی دنیا میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں، ملک اور بیرونِ ملک خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

دینی علوم میں بصیرت بل کہ کسی بھی علم وفن کے اندر مہارت پیدا کرنے میں کسی ماہرِ فن کی صحت ومجالست وہی حیثیت رکھتی ہے جو انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی ہوا کرتی ہے، اور کسی بھی شاگرد وتلمیذ کے علمی مزاج وطبیعت کی تعمیر وتشکیل میں استاذ کے مزاج کا خاص دخل ہوا کرتا ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس لئے مناسب ہوگا کہ تخصص فی الحدیث میں یکے بعد دیگرے نگران رہنے والی شخصیات کی علمی حیثیت کا کچھ تعارف سامنے آجائے تاکہ ان کی نگرانی میں لکھے جانے والے مقالات اور ان کے زیرِ سایہ پرورش پانے والے تحقیقی ذوق کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ اس شعبے کے سب سے پہلے مشرف ونگران مولانا ادریس میرٹھیؒ صاحب ہیں۔

مولانا ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، نگران از ۱۳۸۳ھ تا ۱۳۹۷ھ

ولادت ۱۹۱۱ء محدث العصر الامام انور شاہ کشمیریؒ کے قدیم اور قابل تلامذہ میں سے ہیں، آپ نے دارالعلوم دیوبند میں مشاہیر اہلِ علم سے تعلیم و تربیت حاصل کی اور ۱۳۴۴ھ میں مروجہ تعلیم سے فراغت پائی۔ ابتداءً میں مولانا نے ہندوستان میں اور پھر تقسیم کے بعد پاکستان میں مولوی فاضل ومنشی فاضل کے امتحان کی تیاری کے لئے ادارۂ شرقیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جو ایک عرصے تک خدمات انجام دیتا رہا، اس کے ساتھ ہی ۱۳۷۷ھ میں دارالعلوم کراچی سے وابستہ ہو گئے اور چار سال کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے وابستگی اختیار کر لی جو وفات تک قائم رہی، اس چار سالہ دور میں مفتی تقی عثمانی صاحب زید مجدہم کو ان سے دیوانِ حماسہ پڑھنے کا موقع ملا، مفتی صاحب نے مولانا کے درس کا بہت خوبصورت تعارف کروایا ہے، جس سے مولانا کے علومِ عربیت میں دسترس اور تحقیقی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے، فرماتے ہیں کہ مولانا اپنے حماسہ کے درس میں الفاظ کی لغوی تحقیق اور نحوی ترکیب کے علاوہ شعر کے مختلف ممکن معانی پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالتے اور اس کے ذیل میں عربوں کی معاشرت، ان کی تاریخ، ان کے عادات ونفسیات اور بالخصوص جاہلی اور اسلامی عہد کے درمیان پیدا ہونے والے فرق کی ایسی وضاحت فرماتے کہ طلبہ کے سامنے عرب کی خانہ بدوش اور قبائلی زندگی کا نقشہ کھنچ جاتا۔ جاہلیت کی شاعری میں مشاہدہ کی جو قوت اور ذہنوں کی نفسیاتی کیفیت کا جو بے ساختہ بیان پایا جاتا ہے اس سے خود بھی لطف لیتے اور پڑھنے والے کو بھی اس لطف میں حصہ دار بناتے۔ (۲)

قاری طیب قاسمی صاحبؒ (۱۳۱۵ھ۔۱۴۰۳ھ) دارالعلوم دیوبند کی طرف سے جاری کردہ سند میں مولانا کے متعلق لکھتے ہیں کہ زمانۂ تعلیم میں تمام ارکان دارالعلوم واساتذہ ان کے چال چلن وروییے سے خوش رہے، اور ان کو ہونہار قابل اور قابل اعتماد طالب علم سمجھتے رہے، حق تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ جو علمی خدمت ان کے سپرد کر دی جائے گی وہ باحسن وجوہ اس کی انجام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دہی میں کام یاب ثابت ہوگئے۔

مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ (متوفی ۱۹۹۱ء) مولانا کے تعارف وخدمات کے شکریئے واعتراف میں یوں رقم طراز ہیں: تمام علوم کے جامع خصوصاً علومِ حدیث اور ادب میں خصوصی اور امتیازی مقام رکھتے ہیں، پیرانہ سالی کے باوجود جفاکشی وجان فشانی اور شبانہ روز ان تھک محنت میں اپنی نظیر آپ ہیں، آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی نگرانی میں تخصص فی الحدیث کے شعبہ میں بڑی کام یابی حاصل ہوئی ہے، اور ایسے رجال کار پیدا ہوئے جو علومِ حدیث کی کما حقہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔(۳)

موصوف بنوری ٹاؤن میں درسِ نظامی کی اہم کتب کی تدریس بھی فرماتے رہے، اور وفاق المدارس کی نظامت پھر مفتی محمودؒ (المتوفی ۱۹۸۰ء) کی وفات کے بعد اس کی صدارت اُس کے ساتھ ساتھ ''بینات'' کی ادارت جیسی مصروفیات کی بنا پر زیادہ تصانیف یادگار نہیں چھوڑیں۔

آپ کی تصانیف میں سنت کا تشریعی مقام، آپ حج ایسے کریں، اور ریاض الصالحین کے منتخب ابواب کا ترجمہ وغیرہ اور کچھ مقالات شامل ہیں، آپ کی وفات ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۹ء کو ہوئی اور تدفین دارالعلوم کراچی کے قبرستان میں ہوئی۔(۴)

مولانا عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ، نگران از ۱۳۹۸ھ تا ۱۴۱۱ھ

ولادت ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور میزان الصرف سے صحیح بخاری کے ابتدائی اسباق تک درسِ نظامی کی اکثر وبیشتر کتابیں مولانا قدیر بخش بدایونیؒ (متوفی ۱۹۵۶ء) سے پڑھیں، ۱۹۳۴ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء گئے اور شیخ الحدیث مولانا حیدر حسن خان ٹونکیؒ (۱۳۶۱ھ) کی خدمت میں رہ کر حدیث وعلومِ حدیث میں مہارت حاصل کی۔

۱۹۳۸ء میں حیدر آباد دکن تشریف لے گئے اور چار سال مولانا محمود حسن خان (متوفی ۱۳۶۶ھ) کی خدمت میں رہ کر ان کے ماتحت معجم المصنفین کی تصنیف میں شریک رہے، جس سے تاریخ علوم اور مصنفینِ اسلام سے اچھی طرح واقفیت حاصل ہوئی۔ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک ندوۃ المصنفین دہلی کے رکن رہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان ہجرت فرمائی۔

دو سال ٹنڈو اللہ یار میں تدریس کی اور ۱۹۵۴ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے وابستہ ہوئے اور فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اصول حدیث اور بخاری شریف کے علاوہ تمام صحاحِ ستہ وغیرہ کتبِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث کا درس دیا۔

۱۹۶۳ء میں جامعہ اسلامیہ بھاول پور سے وابستہ ہوئے، ابتدا شعبہ حدیث میں استاد و نائب رئیس پھر۱۹۶۷ء میں شعبہ تفسیر میں رئیس اور پھر کلیۃ العلوم الاسلامیۃ کے سربراہ قرار پائے۔ ۱۹۷۶ء میں دوبارہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے منسلک ہوئے اور پھر تخصص فی العلوم الحدیث کے نگران مقرر ہوئے، اور۱۹۹۱ء تک برابر نگران رہے۔ ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۶ء مدرسہ عائشہ للبنات میں بخاری اور طحاوی کا درس دیا۔ مولانا کا بلند علمی مقام کسی دلیل کا محتاج نہیں بہ طور نمونہ ہم ان کے متعلق صرف دو حضرات کی رائے نقل کرتے ہیں:

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (۱۸۹۲ء۔۱۹۶۷ء) صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن خاص مولانا کے لئے تحریر کردہ سند میں لکھتے ہیں:

میرے نزدیک یہ اپنی موجودہ قابلیت اور متوقع کمال کی بنیاد پر اس کے مستحق ہیں کہ ہر قسم کے ذمے دارانہ کام جن کا تعلق اسلامی علوم کی تدوین وتصنیف یا ازیں قبیل افتا وقضا کو حسن خوبی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں، کیوں کہ ان خدمات کے لئے جس علمی سرمائیے کی ضرورت ہے اس کا کافی حصہ انہوں نے جمع کرلیا ہے۔''

گیلانی صاحب نے مولانا کے متعلق عین شباب جن نیک توقعات کا اظہار کیا تھا یوں کہئے کہ جن صلاحیتوں کے ان کے اندر پائے جانے کی گواہی دی تھی ادھیڑ عمر میں وہ صلاحیتیں اچھی طرح نکھر کر سامنے آچکی تھیں، جس کی گواہی نامور عرب محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ (۱۳۳۶ء۔ ۱۴۱۷ھ) یوں دیتے ہیں:

هو من آفذاذالعلماء المحققين فى تلك الديار علماً وفهماً وزهداً وتقىً أو قاته معمورة ليلا ونهارابذكرو تلاوته او وعظ وارشادٍ او تحقيق ومطالعة، او تدريس وتعليم، اوتصنيف وتاليف و اكبر شغله الدرس والأفادة والبحث والمطالعةوله تصانيف ممتعه فاتقه فى علوم الحديث وغيره وبحوث علمية ومقالات مفيده، فى شتى الفنون (۵)

''وہ پاکستان کے ان علماء محققین میں سے ہیں جو علم وفہم، زہدوتقویٰ میں یک تا وروزگار ہوتے ہیں۔ ان کے شب وروز، ذکروتلاوۃ، وعظ وارشاد، تحقیق ومطالعہ، تدریس وتعلیم، تصنیف وتالیف، میں صرف ہوتے ہیں۔ ان کا اہم ترین مشغلہ درس وافادہ خلق اور جستجو ومطالعہ ہے۔ ان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علوم حدیث میں مفید اور معیاری تصانیف ہیں، اور مختلف فنون میں علمی مباحث اور مفید مقالات ہیں، اور شیخ عبدالفتاح تو مولانا کا نام ذکر کرتے ہوئے چھ سات القاب سے کم پر اکتفاء نہیں کرتے مثلاً الاستاذ العلامہ البحاثہ المحقق المحدث الفقیہ الموفق الاخ العزیز مولانا الشیخ، یہ القاب یک جاان کو ہدیہ کئے گئے۔ مقالات الکوثری پر تحریر فرماتے ہیں۔ مولانا نعمانی کی سولہ مستقل تصانیف ہیں جن میں سے چند یہ ہیں، لغات القرآن، ابن ماجہ اور علم حدیث، الامام ابن ماجہ و کتابہ السنن، مکانۃ الامام ابی حنیفہ فی الحدیث وغیرہ مؤخر الذکر دو کتابیں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق کے ساتھ بیروت اور پھر پاکستان سے بھی چھپ چکی ہیں۔ تحقیقی مقالات اور کتابوں کے شروع میں لکھے گئے علمی مقدمات اس کے علاوہ ہیں۔

مولانا نعمانیؒ مولانا حیدر حسن خان ٹونکیؒ خلیفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ، اسی طرح حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے مجاز بیعت بھی تھے، مولانا کی وفات ۱۴۲۰ھ کو ہوئی، اور آپ جامعہ کراچی کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔ (۶)

ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم چشتی مدظلہ، نگران از ۱۴۱۲ھ تا حال

ولادت ۱۶ اپریل ۱۹۲۹ء ذوالقعدہ ۱۳۴۷ھ بمقام جے پور ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۹ء دارالعلوم دیوبند میں شرح جامی سے دورۂ حدیث تک درس نظامی پڑھا، اور حضرت سید حسین احمد مدنیؒ ودیگر مشاہیر دیوبند سے تعلیم وتربیت حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۹۶۷ء ایم اے اسلامیات کراچی یونیورسٹی ۱۹۷۰ء ایم اے لائبریری سائنس ۱۹۸۱ء میں پی ایچ ڈی لائبریری سائنس کی، اور پاکستان کی جامعات میں پہلی مرتبہ جامعہ کراچی سے علم کتب خانہ میں پی ایچ ڈی کا دروازہ کھلا۔ ۱۹۵۴ء تا ۱۹۸۷ء ۳۳ سال لیاقت نیشنل لائبریری، جامعہ کراچی، بیرو یونیورسٹی کانو نائجیریا کی لائبریریوں میں پیشہ ورانہ انتظامی خدمات سرانجام دیں، کتابوں اور کتب خانوں کی اس طویل رفاقت میں مختلف علوم اور اسلامی تصنیفات سے گہری واقفیت کو جنم دیا۔

۱۹۸۸ء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تخصص فی الفقہ الاسلامی کے تحقیقی مقالوں کے نگران مقرر ہوئے، ۱۹۹۲ء میں تخصص فی العلوم الحدیث کے نگران مقرر ہوئے اور تا حال اس کے نگران ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عمر میں برکت دے۔ موصوف کی علمی وتحقیقی حیثیت کا اندازہ معروف محققین کی درج ذیل آرا سے کیا جاسکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر انیس خورشید (۱۹۲۴ء۔۲۰۰۸ء) ڈائرکٹر اسلامک لائبریری انفارمیشن سنٹر آپ کے مقالے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ نے اپنے ایم اے کے تحقیقی مقالے کے لئے دوراموی کے کتب خانوں جیسے دقیق مضمون کو منتخب کیا اور بہ حسن وخوبی اپنی پہلی ہی کوشش میں اس پر خصا مواد بھی اکھٹا کر دیا ہے، اب اس موضوع کے بہت سے بریک پہلو ہماری نظر کے سامنے آگئے ہیں، اور یوں ان پر ایک مستند تحقیقی کام کرنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں زیر نظر مقالہ پڑھتے وقت مجھے بار بار فاضل مقالہ نگار کی فراست اور اس مضمون پر ان کی گہری نظر کا معترف ہونا پڑا، عربی زبان کے وہ بے شمار حوالہ جات جن کی اس مقالے میں نشان دہی کی گئی ہے وہ مولانا چشتی کی دقیق النظری کی غمازی کرتے ہیں۔

مولانا عبدالعزیز میمنی (۱۸۸۸ء۔۱۹۷۸ء) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، جامعہ کراچی، دانش گاہِ پنجاب کے پروفیسر و سربراہ اور مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق کے رکن نے بیرو یونیورسٹی نائیجیریا کے موصوف کے تقرر کے سلسلے میں ان کی علمی حیثیت کے متعلق استفسار پر درج ذیل الفاظ میں تعارف کرایا:

انّی منذانتقلت الیٰ کراجی ۱۰۔۳۔۱۹۵۵م قبل عشرین عاماً ورأیت فیمن لقیتهم من علماء الدین والعربیه نحوعشرة من العلماء الذین یشار الیهم بالبنان واللسان فوجدت فیما بینهم صاحبنا الاستاذ الخبیر عبدالحلیم نشیطاًمجتهداًمنذ ذلك الحین الیٰ یوم النّاس هذاله اکثر من ۱۰ مؤلفات بالاردو والعربیه ولا یزال یصدّر کل عامٍ کتاباًیدلّ علیٰ خبرته الواسحة واطلاعه التّام علیٰ المکاتب والخزائن العلمیة (۱۳؍۵؍۱۹۷۵ء)

مجھے کراچی منتقل ہوئے بیس سال ہونے کو ہیں از (۱۰۔۳۔۱۹۵۵م) اس عرصے میں میں جن علمائے دین وعربیّت سے ملا ہوں ان میں دس کے قریب ایسے علما ہیں جن کی طرف انگلیوں اور زبانوں سے اشارے کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک ہمارے ساتھی باخبر استاذ عبدالحلیم ہیں، جو اس زمانے سے آج تک محنتی اور چاق وچوبند ہیں، ان کی اردو عربی میں دس سے زیادہ تالیفات ہیں، اور مسلسل ہر سال ایک کتاب شائع کر رہے ہیں، جوان کی علمی لائبریریوں اور کتب خانوں کے متعلق وسعتِ معلومات اور مکمل آگاہی کی دلیل ہے

فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ، تذکرۂ امام جلال الدین سیوطیؒ البضاعة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المزجاة لمن يطالع المرقاة في شرح المشكوٰة

تحقیقی مقالات اور کتابوں میں لکھے گئے علمی مقدمات اس کے علاوہ ہیں، موصوف حضرت نفیس الحسینیؒ کے مجازِ بیعت ہیں۔ (۷)

تخصص کے مقالات

مذکورہ بالا علماء محققین کے زیر نگرانی واشراف تحریر کئے جانے والے مقالات اس معیار کے تھے اس کا اندازہ حضرت بنوریؒ کی اس خواہش سے ہوتا ہے جوان مقالات کی اشاعت سے متعلق ان کے دل میں پرورش پارہی تھی چناں چہ ایک جگہ چند مقالات کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہ چھ کتابیں ابھی مکمل زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوسکیں، جس وقت امت کے سامنے یہ ذخیرہ اور حفاظتِ حدیث کی یہ خدمت آجائے گی توان شاءاللہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ (جامعہ کا سابقہ نام) کے اساتذہ ومتخصص طلبہ بھی حامیانِ سنت وحدیث رسول اللہ ﷺ کے زمرے میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرسکیں گے۔

وما ذلك على الله بعزيز (۸)

حضرت کے اشتیاق کی عنداللہ مقبولیت ملاحظہ کیجئے کہ پھر وہ وقت بھی آیا کہ بعض مقالے دیوبند اور بعض بیروت سے بھی شائع ہوئے، جن میں سے بعض پر عرب کے نامور محققین نے بلند الفاظ میں تقاریظ بھی ثبت فرمائیں، جب کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ عرب محققین کو عجمی تحقیقات کا قائل کرانا کتنا مشکل کام ہے۔ ذیل میں چند مطبوعہ مقالات کا مختصر تعارف درج کیا جاتا ہے۔

السنة النبوية ومكانتها في ضوء القرآن الكريم

یہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحبؒ (۱۹۴۴ء۔۱۹۹۷ء) کا مقالہ ہے، اولاً اس کا ترجمہ ''سنتِ نبویہ اور قرآن کریم'' کے نام سے سن ۱۴۰۰ھ میں مجلس دعوۃ وتحقیق اسلامی نے مولانا عبدالرشید نعمانی کی نظرثانی کے بعد شائع کیا، پھر اصل عربی مقالہ ۱۴۰۷ھ میں مکتبہ بنّوریہ بنّوری ٹاؤن نے شائع کیا، اس مقالے کا مقصد قرآنِ کریم سے حجّیتِ حدیث کو ثابت کرنا ہے۔

ڈاکٹر صاحب مقدمے میں فرماتے ہیں:

اس عظیم مقصد کے لئے بندے نے دو مرتبہ قرآن کا اوّل سے آخر تک غور وخوض اور تدبر وامعان کے ساتھ مطالعہ کیا اور موضوع سے متعلق خاص خاص آیات منتخب کرکے ان کی شرح وتفسیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے لئے احادیث نبویّہ، اقوالِ سلف صالحین اور شروحِ محققین کو یک جا کرنے کی حتی الوسع کوشش کی، جو اس رسالے میں قارئین کے سامنے ہے۔

مقالے کی اہمیت کے لئے مقالہ نگار کا نام ہی کافی ہے۔

الکتب المدوّنۃ فی الحدیث واصنافہا وخصائصہا

مولانا محمد زمان کلاچوی کے اس مقالے کا ترجمہ المصنفات فی علوم الحدیث کے نام سے القاسم اکیڈمی نوشہرہ سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس مقالے میں علومِ حدیث سے متعلقہ ۲۵۴ کتبِ حدیث کا تعارف کرایا گیا ہے۔ مطبوعہ کتب کے پیش لفظ میں حضرت بنوریؒ کا یہ تبصرہ نقل کیا گیا ہے: حدیث کی کتابوں کا تفصیلی تعارف تو اپنی جگہ شائقین اتنی ڈھیر ساری حدیث کی کتابوں کے نام بھی پڑھ لیں تو یہ بھی ایک سعادت ہے۔ کتاب میں مزید اصلاح اور ضروری اضافوں کی گنجائش ہے۔

مسانید الامام ابی حنیفۃ وعدد مرویاتہ من المرفوعات والآثار

مولانا امین اورکزئی کا مقالہ ۱۳۹۸ھ کو مجلس دعوت وتحقیق اسلامی کے زیرِ اہتمام شائع ہوا، اس کے بعد ہنگو سے دو مرتبہ شائع ہو چکا ہے، مولانا امین اورکزئی ان دو خوش قسمت افراد میں سے ہیں جن کو حضرت بنوری نے اپنا دست وباز و قرار دیا۔ موصوف کے اس مقالے پر محدث نعمانی کی جانب سے درج ذیل الفاظ میں سند موجود ہے:

> قد وفّی البحث حقّہ، وتکلم علی جمیع انحاء الموضوع والیٰ بغود النقول، واجتنب الھذر والفضول مع الوجازۃ وحسن البیان فللہ درہ وعلیہ اجرہٗ
>
> موصوف نے بحث کا حق ادا کر دیا ہے، اور موضوع سے متعلق تمام اطراف وجوانب پر گفتگو کی ہے، اختصار اور حسنِ بیان کے ساتھ فضولیات ولغویات سے اجتناب کرتے ہوئے عمدہ منقولات کو درج کیا ہے۔ اللہ ہی کے لئے اس کی خوبی ہے، وہی اس کا اجر دے گا۔

فاضل محقق نے ابتدا امام صاحب کے حالات قلم بند کئے ہیں، جس میں علم حدیث امام کی شخصیّت ومقام کو بڑی خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے، اور حدیث کے حوالے سے امام صاحب پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے والے اعتراضات کے شافی جوابات دیے ہیں، اس کے بعد امام صاحب کی احادیث کو جمع کرنے کے لئے لکھی جانے والی مسانید میں سے بیس سے زائد مسانید اور ان کے مرتبین کے حالات درج کئے ہیں، آخر میں جامع المسانید للخوارزمی میں امام صاحب کی مرویات کی تعداد ذکر فرمائی ہے، موصوف کے اعداد وشمار کے مطابق ان کی تعداد حسبِ ذیل ہے:

کل مرویات کی تعداد ایک ہزار سات سو دس

مرفوع احادیث	نو سو سولہ
غیر مرفوع احادیث	سات سو چورانوے

الکلام المفید فی تحریر الاسانید

مولانا روح الامین کا یہ مقالہ (۱۴۲۵ھ) میں مکتبہ حجاز دیوبند سے مولانا سعید احمد پالن پوری استادِ حدیث دارالعلوم دیوبند کے تعرفی کلمات کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگار نے اس مقالے میں تفصیل کے ساتھ مولانا عبدالرشید نعمانی اور اختصاراً اپنے دیگر دارالعلوم دیوبند کے اساتذۂ حدیث کے شیوخ اوران کی مرویات کو جمع کیا ہے۔

ابتدا میں ایک مفید مقدمہ ہے جس میں بعض علمی اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے، پھر کتاب کو دو ابواب پر تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں مولانا نعمانی کی سولہ مشہور کتب حدیث کی اسانید اوران کے رجال کے احوال درج کئے ہیں، وہ کتبِ حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب الآثار لأبی حنیفہؒ
۲۔ مؤطأ امام مالکؒ روایۃ یحیٰی اندلسی
۳۔ مؤطأ امام مالکؒ روایۃ امام محمد
۴۔ مسند امام شافعیؒ
۵۔ سنن امام شافعیؒ
۶۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ
۷تا۱۲۔ صحاح ستہ
۱۳۔ شرح معانی الآثار
۱۴۔ جامع المسانید للخوارزمی
۱۵۔ مشکوۃ المصابیح
۱۶۔ حصن حصین

دوسرے باب میں فاضل مقالہ نگار نے اپنے دارالعلوم دیوبند کے اساتذۂ حدیث کی اسانید اور رجالِ سند کا تذکرہ کیا ہے، کتاب کے آخر میں جامع فہارس ہیں جن کی وجہ سے کتاب سے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔ اس کتاب پر مولانا عبدالرشید نعمانی اور مولانا سعید احمد پالن پوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جانب سے موصوف اور ان کے مقالے کے متعلق کلماتِ تحسین ثبت ہیں، اور مؤخر الذکر نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ میں نے اپنی کتاب ''مشاہیر محدثین وفقہا، وتذکرہ راویانِ کتب حدیث، کی تألیف میں اس مقالے سے بہت استفادہ کیا، اسی طرح شیخ عبد الفتّاح ابو غدہ نے بھی ''الامام ابن ماجۃ وکتابہ السنن'' کے شروع میں نعمانی صاحب کے حالات کے سلسلے میں اسی کتاب سے استفادہ کرنے کی تصریح کی ہے۔

احادیث تلامیذ الامام الاعظم واحادیث العلماء الاحناف فی الصحیح البخاری

مولوی مفیض الرحمٰن چاٹگامی صاحب کا مقالہ ہے، جس میں انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ ودیگر حنفی علماء کا تذکرہ کیا ہے، جن سے امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں احادیث روایت کی ہیں۔

مقالہ نگار کا طرز یہ ہے کہ حنفی راوی کے حالات ذکر کرتے ہیں پھر ان کی چند روایات کو ذکر کر کے ایسے بقیہ ابواب کی نشان دہی کر دیتے ہیں، جن میں امام بخاریؒ نے ان کی روایات ذکر کی ہیں، یوں اس مقالے میں ۱۱۵ حنفی رواۃِ صحیح بخاری کا تذکرہ آ گیا ہے۔ اس کتاب پر تخصص فی علوم الحدیث کے نگران ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی اور جامعہ اسلامیہ بغداد کے سابق رئیس اور بہت سی کتابوں کے مصنف ڈاکٹر بشار عواد معروف بغدادی کی تقاریظ درج ہیں، ڈاکٹر بشار صاحب لکھتے ہیں ''مقالہ نگار نے موضوع کا اچھا احاطہ کیا ہے، اور اس میں مذکور راویوں کے سلسلے میں فن رجال کی بہت سی کتا بوں کی بہترین چھان بین کی ہے''۔

اور چشتی صاحب نے اس پر تائیدی کلمات فرمائے ہیں۔ یہ مقالہ ''الوردۃ الحاضرۃ'' کے نام سے ۱۴۲۳ھ میں زمزم پبلشرز کراچی سے طبع ہوا ہے۔

ثنائیات الامام الاعظم أبی حنیفہ

مولوی عبد العزیز یحییٰ السعدی ایرانی کا مقالہ ہے، جو اوّلاً دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۲۶ھ اور پھر مکتبہ علمیہ بنوری ٹاؤن سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کتاب پر ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی صاحب اور شام کے مشہور محقق ڈاکٹر نور الدّین عتر کی تقریظ ثبت ہے۔ ڈاکٹر عترؔ صاحب اپنی تقریظ پر اس اہم کام میں غیر معمولی تأخیر کا تذکرہ کرنے کے بعد مقالہ نگار کے اس کام کو سراہتے ہوئے فرماتے ہیں موصوف نے باریک بینی اور تفصیل کے ساتھ مسانید امام اعظم سے احادیث کو جمع کیا پھر صحّاح، سنن اور مسانید وغیرہ سے اس کی تخریج کی، اور امام صاحب کی سند اور دیگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدثین کی سند کے یک جا ہونے کی وضاحت کی، اس کے ساتھ رواۃ پر جرحاً وتعدیلاً کلام کیا، ان کی بحث موضوع کے تمام اطراف کو شامل ہے اور ان کی تحقیق کامل ومکمل ہے۔ عتر صاحب نے اس جانب بھی توجہ دلائی ہے کہ ثنائیاتِ امام اعظم کا جمع ہونا ایک قابل فخر عمل ہے، اس کی بنا پر مسلمانوں کو تمام عالم پر اپنی خصوصیتِ سند، خاص طور پر عالی سند اور اس سے بڑھ کر امام صاحب کی ان جیسی عالی سندوں کی بنا پر بہ جا طور پر عزّت وافتخار کا حق حاصل ہے۔

ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی نے بھی موصوف کی محنت کو سراہا ہے اور ان کی اس کاوش کو اسلام کی اہم ترین ثقافتی خدمت قرار دیتے ہوئے امت پر باقی اس قرض کو چکانے پر مبارک باد پیش کی ہے۔

فاضل محقق نے اس مقالے کو پانچ ابواب پر تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں اسناد، اسنادِ عالی، اور ثنائیات کی تعریف واہمیت سے بحث کی ہے۔ دوسرے باب میں اختصار وجامعیت کے ساتھ امام صاحب کے حالات قلم بند کئے ہیں، اور امام صاحب کی بیس سے زیادہ مسانید اور ان کے مؤلفین کے حالات ذکر کئے ہیں، تیسرے باب میں ثنائیات کو مسانید صحابہ کی ترتیب سے ذکر کیا ہے، جن کی تعداد ۲۱۹ تک پہنچتی ہے، اور ساتھ ہی شرح وبسط کے ساتھ ان احادیث کی دیگر متداول کتابوں سے تخریج کی ہے، چوتھے باب میں ان ۳۵ احادیث کو ذکر کیا ہے جو بظاہر تو ثنائیات محسوس ہوتی ہیں مگر انقطاع وغیرہ کی وجہ سے ثنائیات کی قبیل سے نہیں ہیں، جب کہ پانچویں باب میں ثنائیات میں مذکور صحابہ وتابعین کے حالات کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ حضرات تابعین کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔

الجمع بین الآثار

مولانا محمد ایوّب رشیدی صاحب کا مقالہ ہے، اس میں انہوں نے ان روایات کو جمع کیا ہے جو کتاب الآثار لامام محمد اور کتاب الآثار لأبی یوسف دونوں میں موجود ہیں۔ یہ مقالہ ایک مقدمے، دو اقسام اور خاتمے پر مشتمل ہے، مقدمہ میں کتاب الآثار، اہمیتِ موضوع اور مقالہ نگار نے اپنے اختیار کردہ اسلوب کے حوالے سے ضروری معلومات فراہم کی ہیں۔ قسم اوّل میں متفق علیہ آثار ذکر کئے ہیں جن کی تعداد ۴۴۹ ہے، اور ان کو ۲۱۷ ابواب پر تقسیم کیا ہے، حاشیے میں ان آثار کی تخریج ودیگر مسانیدِ امام اعظمؒ وکتب متداولہ مشہورہ سے کی گئی ہے۔

قسمِ ثانی میں کتاب کے اندر مذکور رواۃ کے احوال اور ان کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقوال ذکر کئے ہیں، ان رواۃ کی تعداد ۲۳۲ ہے۔ خاتمے میں مقالہ نگار نے اس مقالے کی تحقیق سے حاصل ہونے والے چند نتائج کا ذکر کیا ہے۔ کتاب سے استفادہ آسان کرنے کے لئے آخر میں جامع فہرستیں بنا دی گئی ہیں۔ کتاب کی ابتدا میں تخصص فی علوم الحدیث کے مشرف، نگران ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی کا ایک طویل مقدمہ ہے۔ یہ مقدمہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں فقۂ اسلامی اور عہد رسالت میں صحابہ کرامؓ کی فقہی تربیّت کے نبوی اسلوب ومنہج سے بحث کی گئی ہے، اسی طرح عہد صحابہ وتابعین میں فقہی تربیت کے لئے اختیار کردہ صحابہ وتابعین کرام کے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے ان ادوار میں فقہی ارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ عہد رسالت میں صحابہ کرام کے اندر فقہی بصیرت پیدا کرنے کا موضوع خصوصیت کے ساتھ موضوع بحث بننے سے محروم تھا، مؤلف موصوف نے سب سے پہلے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کمی کو پورا فرمایا۔ جب کہ دوسرا باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

پہلی فصل میں قدرے تفصیل سے امام محمدؒ کے علم حدیث کے اندر بلندیٔ مرتبے سے بحث کی گئی ہے، اور نہایت خوبی کے ساتھ فنِ رجال، فقہ اسلامی اور علومِ عربیہ میں ان کے مرتبۂ عالی کی وضاحت کے ساتھ ساتھ معترضین کی جانب سے کئے جانے والے اعتراضات کے تسلّی بخش اور شافی جوابات دیئے ہیں۔ دوسری فصل میں اختصار کے ساتھ امام ابو یوسفؒ کے حدیثِ رسول ﷺ، فقہ واجتہاد اور فنِ اسماء الرجال میں مقام ومرتبے اور ان کی تدوینِ اصولِ فقہ کا تذکرہ کیا ہے، موصوف کا یہ مقدمہ جو ایک مستقل کتاب کی شان رکھتا ہے جو ان کی دقّتِ نظر، فہمِ رسا، وسعتِ مطالعہ اور نقطہ آفریں طبعیت کا آئینہ دار ہے۔ قبل ازیں اس مقدمے کا باب اوّل اردو زبان میں ''السّیرۃ'' عالمی کراچی (شمارہ ۶، ۷ رمضان ۱۴۲۲ھ اور ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ) میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ مقالہ زمزم پبلشرز کراچی سے ۱۴۲۶ھ میں شائع ہوا۔

دراسات فی اصول الحدیث علی منہج الحنفیہ

دراساتِ حنفیہ کے اصول پر حال ہی میں چھپ کر آنے والا مولوی عبدالمجید ترکمانی کا وہ قابلِ قدر مقالہ ہے جس پہ بہ جا طور پر جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کو فخر کرنے کا حق ہے۔

یہ مقالہ عمدہ مباحث، انوکھی تحقیقات اور لابدّی مسائل پر مولف کی قابلِ رشک عرق ریزی کا ایک حسین مجموعہ ہے یہ مقالہ ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کی زیرِ نگرانی تحریر کیا گیا، ڈاکٹر صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے اپنے مقدمے میں موضوع کی اہمیت اور مقالے کی علمی حیثیت کی وضاحت کی ہے، ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسی کا خلاصہ یہاں درج کرنے پر اکتفا کریں، ملاحظہ ہو:

ہمارے یہاں مدارس میں محدثین و اہل اثر کے اصولِ حدیث پڑھے پڑھائے جاتے ہیں جیسا کہ داخلِ نصاب کتاب ''نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر'' کے نام ہی واضح ہے، حال آں کہ پڑھنے والے طلبا وطبقۂ احناف سے تعلق رکھتے ہیں اور احناف و دیگر فقہا کے اصولِ حدیث محدثین کے اصول سے مختلف ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث محدثین کے اصول کے مطابق صحیح قرار پاتی ہے جب کہ فقہا کے یہاں وہ معلل قرار پا کر قابلِ احتجاج نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری تھا کہ حنفیہ کے اصولِ حدیث سے مستقلاً بحث کی جائے، اس نیک کام کا قرعہ فال میرے ہونہار شاگرد عبدالمجید ترکمانی کے نام نکلا، جس نے اس ذمے داری کو بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مقالے کے سات ابواب ہیں، پہلا باب مقدمہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں فاضل موصوف نے امام صاحب، صاحبین اور امام طحاوی کے ذکر کردہ اصولِ حدیث کو جمع کیا اور بڑی خوبی سے اصولیینِ حنیفہ کے طبقات بیان کئے ہیں (جس میں موصوف کو اولیت کا شرف حاصل ہے)۔ مقالے کے ساتوں ابواب اپنی الگ اہمیت رکھتے ہیں اور فاضلِ محقق نے ان کو حسن وخوبی اور پختہ کاری سے تحریر کیا ہے، لیکن تعارض، قیاس، خبر اور انقطاع کے ابواب خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

آخر میں مولف اور دیگر اہل علم کو دائرۃ البحث آگے بڑھانے کی نصیحت کے ساتھ اہل مدارس سے اس کتاب کو داخلِ نصاب کرنے کی بھی سفارش کی گئی۔ مقالے کے آخر میں جامع فہارس ہیں جس سے استفادہ بہت آسان ہوگیا ہے۔ ۱۴۳۰ھ میں مکتبۃ السعادۃ کراچی نے شائع کیا۔

ذیل میں تخصص فی علوم الحدیث میں لکھے جانے والے ان مقالات کی فہرست دی جارہی ہے جو ہمیں دست یاب ہوسکے ہیں۔

مقالہ ہائے تخصص فی علوم الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ

نمبر شمار	مقالہ	مقالہ نگار	زیرِ نگرانی	سن	کیفیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۔	السنة النبوية و مكانتها في ضوء القرآن الكريم	محمد حبیب اللہ مختار	مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ	۱۳۸۵ھ	مطبوع
۲۔	الكتب المدونة في الحديث وأصنافها وخصائصها	محمد زمان کلاچوی	// // //	۱۳۸۵ھ	مطبوع
۳۔	المسائل الستة من مصطلح الحديث	محمد اسلم ملتانی بن حکیم محمد حسن	//// //	۱۳۸۶ھ	مکتبہ جامعہ
۴۔	حاجة الأمة الى الفقه والاجتهاد	مفیض الدین ڈھاکوی	// // //	۱۳۸۷ھ	مکتبہ جامعہ
۵۔	عبد الله بن مسعود من بين فقهاء ازصحابة	نور الحق بریسالی بن عین علی	// // //	۱۳۸۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۔	مسانيد الامام ابى حنيفة وعدد مروياته من المرفوعات والآثار	محمد امین اورکزئی	// // //	۱۳۹۰ھ	مطبوع
۷۔	مشائخ ابى حنيفة وأصحابه	محمد اظہار الحق چاٹگامی	// // //	۱۳۹۰ھ	مکتبہ جامعہ
۸۔	التعريف بشيوخ الدارمي	محمد جنید بن مولانا ابوالحسن جان جامی	// // //	۱۳۹۸ھ	مکتبہ جامعہ
۹۔	فتح الغفار للجمع بروايات نسخ الآثار	محمد انعام الحق بن نذیر احمد الصکریوی، بنگلہ دیش	// // //	۱۴۰۷ھ	مکتبہ مفتی انعام
۱۰۔	طبقات الحنفية المستفاد من سير اعلام النبلاء للذهبي	محمد ثانی بن محمد عبد الحلیم چشتی	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ چشتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۱ـ	فیض الستار بروایات کتاب الآثار	محمد جسیم الدین بن سلطان احمد	مولانا عبدالرشید نعمانیؒ	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۲	کتاب الجرح والتعدیل لحافظ علی بن عثمان ماردنی الحنفی المعروف بالترکمانی	محمد مجتبیٰ بن مولانا اسحاق بنگلہ دیش	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۳	الدر المنضد فی رجال مؤطا محمد	شبیر احمد	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۴	فیض الستار فی تخریج أحادیث کتاب الآثار	محمود الحسن بن محمد جمشید علی بنگلہ دیش	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۵	الامام الاعظم ابو حنیفة و خصومه	عبدالمالک بن شیخ عالم الکملائی	// // //	۱۴۱۰ھ	مکتبہ جامعہ
۱۶	المختار فی زوائد رجال الآثار	محمد شہید اللہ بن مؤمن الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۰ھ	مکتبہ جامعہ
۱۷	نظرة عابرة فی الطامات التی ساقها الیمانی فی التنکیل	محمد عبدالمالک بن شیخ العالم محمد شمس الحق بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۱ھ	مکتبہ جامعہ
۱۸	الثبت فی ذکر اسانید کتب السنة المشرفة المشهورة	روح الامین بن حسین احمد القاسمی	// // //	۱۴۱۱ھ	مکتبہ جامعہ
۱۹	الکلام المفید فی تحریر الاسانید جمع فیه اسانید العلامة عبد الرشید النعمانی	روح الامین بن حسین احمد بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۱ھ	مطبوع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۰	اغاثة الورى فى جمع احاديث الشافعى من السنن الكبرى	محمد سفیر بن محمد قاسم الشافعی سری لنکا	مولانا عبدالرشید نعمانیؒ	۱۴۱۱ھ	مکتبہ جامعہ
۲۱	الانتقاد الحثيث على تضعيف الألبانى لبعض الأحاديث	محمد رمیزی بن فاروق الشافعی السیلانی	// // //	۱۴۱۱ھ	مجلس تحقیق
۲۲	حوار مع الالبانى	شمیم محمد بن الشیخ عبدالسلام البنغلادیشی	// // //	۱۴۱۱ھ	
۲۳	القول المستحسن فى الذب عن السنن	محمد الیاس بن محمود الشافعی السیلانی	// // //	۱۴۱۲ھ	مکتبہ جامعہ
۲۴	القول الشافعى فى رجال الامام الشافعى	خلیل الرحیم بن محمد اسماعیل	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۵	سنن الحنفى فى تخريج أحاديث الدولابى	محمد عبدالسلام بن القاری حفیظ الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۶	تحفة الأخيار فى زوائد رجال شرح معانى الآثار	محمد نوراللہ بن خورشید حسین الکملائی	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۷	تخريج احاديث سيد الانام من كتاب القرأة خلف للامام ابى بكر البيهقى	فضل الرحمٰن بن عبدالعزیز الدینی الشافعی سری لنکا	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۸	السعی المستحسن فی الجمع بین المسند و السنن للامام محمد بن ادریس الشافعی	حسن فرید بن مواہب الشافعی سری لنکا	مولانا عبدالرشید نعمانیؒ	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۹	التعلیقات علی احوال الرجال لابی اسحاق الخوارزمی (م۶۶۵ھ)	روح الدین بن الحاج فور محمد حری	// // //	۱۴۱۲ھ	
۳۰	رجال جامع المسانید للامام ابی مؤید محمد ابن محمود الخوار زمی (م۶۶۵ھ)	محمد معب اللہ بن مولانا محمد عبد اللہ الشیتاغونعی بنگلہ دیش	// // //		مکتبہ جامعہ
۳۱	دلیل المتعلم فیمن تکلم فیھم من رجال صحیح	احسان اللہ بن غلام محمد البلستانی	// // //		مجلس تحقیق
۳۲	تخریج أحادیث المعلولة من الأمهات الستة ملتقطة من کتاب العلل الحدیث للامام ابی محمد عبد الرحمان الرازی	محمد جواہر بن آدم لبی السیلانی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۱۳ھ	مکتبہ جامعہ
۳۳	حکم الخداع فی الاسلام فی ضوء احادیث المصراة و مذاہب الائمة فیھا	عبداللہ المدعو بجد ابی البشر بن عماد الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۴ھ	مکتبہ جامعہ
۳۴	سنن الحنفی فی تخریج احادیث الدولابی المجلد الثانی	محمد عبدالودود بن ربیع الحسن المؤقر بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۴ھ	مکتبہ چشتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۵	جمع الزوائد علی شرح معانی الآثار المجلد الاول	محمد ابوالحسن بن امین اللہ الرفغونی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۱۵ھ	مکتبہ چشتی
۳۶	تخریج احادیث شرح النقایة من کتاب الأیمان الی کتاب المساقات	فرید الزمان بن فخر الزمان	// // //	۱۴۱۵ھ	مکتبہ جامعہ
۳۷	تخریج احادیث من کتاب عقود الجواهر المنیفة	محمد ابن الحسن بن رائج الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۶ھ	مکتبہ جامعہ
۳۸	انس السالك فیما رواه الشافعی عن مالك	لطفی بن محمد یوسف النجری الاندونیشی	// // //	۱۴۱۹ھ	مکتبہ جامعہ
۳۹	الحفاظ والمحدثون بهراة و غزنة وبست	عبد الکریم بدخشانی	// // //	۱۴۲۰ھ	مکتبہ جامعہ
۴۰	رواة الحنفیة فی الصحاح و تراجمهم	محمد انوار حسین بن ابوالحسن بنگلہ دیش	// // //	۱۴۲۱ھ	مکتبہ جامعہ
۴۱	تذکرة الامام المجتهد محمد بن ادریس الشافعی	زاہاری بن یوسف القدحی	// // //	۱۴۲۱ھ	مکتبہ جامعہ
۴۲	الجمع بین الآثار	ایوب رشیدی	// // //	۱۴۲۲ھ	مطبوع
۴۳	رجال البخاری من عمدة القاری للعینی (الجزء الاول)	مطیع الرحمٰن بن رحمٰن بہادر صوابی	// // //	۱۴۲۲ھ	مکتبہ جامعہ
۴۴	أحادیث تلامیذ الامام الاعظم وأحادیث العلماء الاحناف فی الصحیح البخاری	مفیض الرحمٰن بن احمد حسین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۲۲ھ	مطبوع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۵	شیوخ الامام الشافعی و تراجمهم	عبدالکریم بن مسعودانڈونیشیا	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۲ھ	مکتبہ جامعہ
۴۶	تخریج الاحادیث والآثار من کتاب الآثار للامام ابی حنیفة رحمه الله	جان محمد بن داد محمد الباہرالحسینی الافغانی	″ ″ ″	۱۴۲۲ھ	مکتبہ جامعہ
۴۷	تحقیق رجال نصب الراية الذين ضعفهم الزيلعی فيه	محمد مفیض الرحمٰن بن احمد حسین بنگلہ دیش	″ ″ ″	۱۴۲۳ھ	مکتبہ جامعہ
۴۸	أربعين حديثا عن اربعين شيخا للامام الشافعی جرحاو تعديلا	معلم بن لقی الدین الحلوی فلپائن	″ ″ ″	۱۴۲۳ھ	مکتبہ جامعہ
۴۹	تخریج احادیث شرح الوقاية	ابراہیم بن عبد الرحیم الصینی	″ ″ ″	۱۴۲۳ھ	مکتبہ جامعہ
۵۰	غیث الغمام علی مسند الامام يعنی جمع مرويات الامام الاعظم علی کتاب الآثار و مسند للحصكفی من الکتب المتداولة	فخر الدین بن محمد عثمان الغلانی	″ ″ ″	۱۴۲۳ھ	مکتبہ چشتی
۵۱	تخریج احادیث الغرة المنيفة فی تحقیق بعض مسائل الامام ابی حنيفة للشيخ الامام سراج الدين محمد بن اسحاق بن احمد الغزنوی (م۷۷۲ھ)	عرفان سفیر عباسی بن محمد سفیر عباسی کشمیری	″ ″ ″	۱۴۲۴ھ	مکتبہ جامعہ
۵۲	زوائد مؤطا لامام مالك برواية الامام محمد ابن الحسن الشيبانی	عبدالباسط بن عبدالخالق	″ ″ ″	۱۴۲۴ھ	مکتبہ جامعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۳	تذكرة الموضوعات للمحدث الكبير محمد طاهر الفتنى (م۹۸۶ھ)	عبدالغفار بن احمد الخراسانی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۵ھ	مکتبہ جامعہ
۵۴	تراجم علماء الحنفية فى القارة الافريقيه	ابوبکر بن عبداللہ احمد قاسم البوزی	// // //	۱۴۲۵ھ	مکتبہ جامعہ
۵۵	تراجم شيوخ الترمذى	طفیل احمد حقانی بن شیر نبی خان	// // //	۱۴۲۵ھ	مکتبہ جامعہ
۵۶	تراجم الحفاظ الشافعية فى القرن الرابع	محمد ریاس بن محمد حافظ الشافعی سری لنکا	// // //	۱۴۲۶ھ	مکتبہ جامعہ
۵۷	فوز الكرام بما ثبت فى وضع اليدين تحت السرة أو فوقها تحت الصدر عن الشفيع المظلل بالغمام	محمود الحسن السندی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۵۸	حاشية على الجامع الصحيح للامام البخارى للعلامة محمد اكرم السندى	عبدالرحمٰن اویس	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۵۹	مقدمة مسند الامام ابى حنيفة لابن العوام	احمد رضا سرگودھوی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۰	الفتح الرحمانى شرح مؤطا الامام محمد بن الحسن الشيبانى تأليف امام ابراهيم بن حسين ابن بيرى (م۱۰۹۹ھ)	احسن احمد بن عبدالشکور	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

٦١	المتکلمون فی الرجال جرحا و تعدیلا من السادة الشافعیة منذ القرن السادس الی القرن الثامن	احمد تسنیم بن اجود السیلانی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦٢	ثلاثیات الامام محمد بن الحسن الشیبانی	طارق جمیل بن محمد ایاز	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦٣	ملخص طبقات الذھبی، تلخیص تذکرة الحفاظ للذھبی لامام عبد المنان الوزیر آبادی (م۱۳۳۴ھ)	عبد الرحمٰن بن نذر حسین	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦٤	الأحادیث العوالی للامام المزی تخریجها وتحقیقها من خلال کتابه تهذیب الکمال من حرف الالف الی حرف الجیم	محمد رضوان بن محمد اسماعیل السیلانی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦٥	الأحادیث العوالی للامام المزی حرف الدال	ابو العائش قمر العارفین بن اثنان الکبری الشافعی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦٦	المتکلمون فی الرجال من الشافعیة من القرن الثالث الی القرن الخامس	عبد الهادی بن ابی بکر المالیزی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦٧	قضاء الوطر من نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر للمحدث برهان الدین ابراهیم ابن ابراهیم ابن الحسن المالکی (م۱۰۲ھ)	محمد اسد اللہ بن عبد الرحمٰن	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۸	جمع و تخريج لمرويات الامام ابی داؤد الطيالسی من غير مسنده	عبدالرؤف بن محمد اکرم	مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی	۱۴۲۸ھ	مکتبہ جامعہ
۶۹	تذكرة شيوخ الامام الاعظم ابی حنيفة جرحاو تعديلا من حرف السين الی حرف العين	محمد سلمان بن ثناءاللہ الواحدی	// // //	۱۴۲۸ھ	مکتبہ جامعہ
۷۰	جمع من قال فيهم الامام البخاری "فيه نظر" من خلال التاريخ الكبير و الكلام عليه	نورالرازق بن فضل المنان	// // //	۱۴۲۸ھ	مکتبہ جامعہ
۷۱	دراسات فی اصول الحديث عند الحنفية	عبدالمجید بن عبدالرؤف الترکمانی	// // //	۱۴۲۹ھ	مکتبہ جامعہ
۷۲	الرواة الحنفية من الصحاح الستة	محمد برکت اللہ بن گل دراز	// // //	۱۴۲۹ھ	مکتبہ جامعہ
۷۳	رجال البخاری من عمدة القاری للعينی الجزء الثانی	وجیہ احمد ذکائی بن ذکی احمد ذکائی	// // //		مکتبہ جامعہ
۷۴	الدر البهية فی كتب الحديث و آثار اعلام الحنفية	عبدالرحیم الناروبی	// // //		مکتبہ جامعہ
۷۵	قلائد الدرس علىٰ نتيجة النظر فی علم الاثر لابن حمات الدمشقی	وصی اللہ اورکزئی	// // //	۱۴۳۰ھ	مکتبہ جامعہ
۷۶	وثيقة الاكابر	احمد سعید البشاوری	// // //	//	

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۷	الاحادیث العوالی للامام المزی	عبدالحنان انڈونیشیا	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	//	
۷۸	الامام یحییٰ بن سعید القطان وجھودہ فی التعدیل	ساجداللہ بونیری	// // //	//	
۷۹	تخریج الاحادیث المسندہ من احکام القرآن للجصاص و الکلام علی اسانیدھا جرحاو تعدیلا	علی احمد جوہر آبادی	// // //	//	

ذیل میں ان چند مقالوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو ہمیں دست یاب تو نہیں ہو سکے مگر مفتی احمد الرحمٰن نے اپنے مقالے ''جامعۃ العلوم الاسلامیہ تأسیس وارتقاء'' مشمولہ مقالات رحمانی و بینات اشاعت خاص بہ عنوان ''محدث العصر'' میں ذکر کیے ہیں۔

نمبر شمار	مقالہ نگار	مقالہ	زیرنگرانی	سن
۱	مولوی محمد اسحاق سلہٹی	کتابتہ الحدیث و ادوار تدوینہ	مولانا ادریس میرٹھی	۱۳۸۷ھ
۲	مولوی عبدالحکیم سلہٹی	وسائل حفظ الحدیث و جھود الامۃ فیہ	//	۱۳۸۷ھ
۳	مولوی عبدالحق ڈیروی	مصطلح الحدیث و اسماء الرجال و الجرح	//	۱۳۸۷ھ
۴	مولوی حبیب اللہ مہندی	الصحابۃ و ماروو من الاحادیث	//	۱۳۸۷ھ
۵	مولوی عبدالرؤف ڈھاکوی	السنۃ النبویہ و الامام الاعظم ابو حنیفہؒ	//	۱۳۸۸ھ
۶	مولوی مہر محمد میانوالوی	الکوفۃ و علم الحدیث	//	۱۳۸۹ھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷	مولوی عبد الغفور سیالکوٹی	الامام الطحاوی و میزانه فی الحدیث بین محدثی عصره	//	۱۳۸۹ھ
۸	مولوی عبد القادر کھلنا	ایضاً	//	۱۳۸۹ھ
۹	مولوی محمود الحسن میمن شاہی	الامام ابو یوسف محمد ثار فقیهاً	//	۱۳۸۹

حواشی حوالہ جات

۱۔ مقالات الکوثری، شیخ زاہد الکوثری: وحیدی کتب خانہ پشاور ص ۶۷

۲۔ نقوشِ رفتگان، مفتی تقی عثمانی ص ۲۹۷

۳۔ بیانات اشاعتِ خاص بنام محدث العصر ص ۲۴۳

۴۔ مولانا میرٹھیؒ کے تفصیلی حالات کے لئے شخصیات و تأثرات، مولانا یوسف لدھیانویؒ اور نقوشِ رفتگان، مفتی تقی عثمانی میں ملاحظہ فرمائیں، زیرِ نظر مضمون میں ذکر کردہ مولانا میرٹھی کے متعلق غیر مطبوعہ معلومات مولانا کے پوتے مولانا محمد سعد میرٹھی سے حاصل کی گئی ہے، راقم اس تعاون پر ان کا شکر گزار ہے۔

۵۔ ''مقدمۃ الامام ابن ماجہ وکتابہ السنن''، شیخ عبد الفتاح ابوغدہ، ط: الرحیم اکیڈمی کراچی ص ۱۷

۶۔ محولہ حوالہ جات تو محولہ بالا کتابوں میں ملاحظہ ہوں، دیگر معلومات ''غایۃ الامانی فی ترجمۃ شیخنا النعمانی، مشمولہ الکلام المفید' اور عبد الحلیم چشتی برادرِ صغیر مولانا نعمانیؒ، ڈاکٹر عبد الشہید نعمانی سے ماخوذ ہیں، تفصیلی حالات کے لئے شخصیات و تأثرات'' اور رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر ایک دن سید ابو الخیر کشفی ملاحظہ فرمائیے۔

۷۔ یہ تمام معلومات استاد محترم ہی سے حاصل کردہ ہیں، بندہ استاد محترم کے اس تعاون اور اس مضمون کی تیاری میں قدم قدم پر راہ نمائی کرنے پر ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

۸۔ مقدمہ اسلام میں سنت و حدیث کا مقام، محدث العصر یوسف بنوریؒ ص ۴ ط: مکتبہ بینات کراچی۔

© rasailojaraid.com